قومیت بلا تردید انگلیریہ بتعلق گریان معفت دیشر مسیر دریچہ

اللہ اکبر

# منشور محمدی

سنہ ۱۲۹۹ھ

تسمہ مسمسہ مسمسہ مسمس

## قبول اسلام

جناب ایڈیٹر اخبار دربار منشور محمدی زاد لطفہ

بعد سلام مسنون الاسلام ملتمس ہون کہ بالفعل مسمّی لالہ رجن پرشاد بعد تحقیق بسیار بطیب خاطر بلا اکراہ و اجبار مشرف باسلام ہوکر بعد ایک روز کے مختون ہوا۔ واللہ یہدی من یشاء الی صراط المستقیم۔ راقم سید غلام جبار ڈھکو

## جواب نور افشان

گر ہمین مکتب است این ملا۔ کار طفلان تمام خواہد شد۔ اخبار نور افشان نمبر ۳ جلد ۱۰ صفحہ ۲۰ قولہ حدیثات کے کتاب مین مذکور ہے الخ اقول سبحان اللہ اس درجہ کے استعداد کے لوگ اسلام پر معترض ہوتے ہین کہ حدیث کی جمع سالم حدیثات لکھتے ہین اور خوش نویس صاحب مطبع بھی ایڈیٹر صاحب سے کبھی پر کبھی مات جاتی ہین کیون نہ ہو وزیری چنین شہریارے چنان۔ یاد کرو جناب مرزا موحد صاحب سے مضمون کا غوالہ (ایڈیٹر نور افشان کے لیاقت کا اندازہ) منشور محمدی نمبر ۳ جلد ۶ قصد طلب قرطاس کا کچھ مضمون نقل کرنا اور اوسکی جواب دیکھنے سے آنکھین چرانا (تحفہ اثنا عشریہ مطبوعہ ۱۲۶۸ ہجری صفحہ ۲۹۲) عقل کے آنکھون پر تعصب کے تاریکی کے پردہ کا باعث ہے۔ قولہ سوای ازین عربون کی لئے عربی پڑہنے۔ الخ اقول یہ کون کہتا ہے کہ مشکل ہے وجہ سیکھنے کی آپ نے اور زیادی سنئے۔ مدینہ کی گرد قوم یہودی بہت رہتے تھے حضرت سے اور ان سے خط کتابت کثیر رہتی تھی حضرت یہودیون کو بلاکر لکھاتے پڑہاتے تھے سو حضرت کو خوف آیا کہ کہین یہ لوگ عداوت کے سبب سے خط لکھنے پڑہنے مین تفاوت نہ کرین تب زید بن ثابت انصاری

سے فرمایا کہ تم ان کا خط لکھنا پڑہنا سیکھ لو اور وہون نے پندرہ روز مین سب سیکھ لیا چنانچہ وہ حدیث یہ ہے

زید بن ثابت انی واللہ ما امن یھود علی کتابی

قالہ۔ لہ لما امرہ ان یتعلم کتاب الیھود۔ تحفہ الخ

ترجمہ مشارق الانوار صفحہ ۹ مطبوعہ ۱۳۱۸ھ مطبع نولکشور

اس سے یہ نتیجہ نکلا کہ یہود و نصاری تحریف کرنے مین مشہور و معروف تھے پھر کیا عجب ہی کہ بباعث مرض جبلی اپنے کسی لفظ مین کم و بیش کردین یا لفظ کی شکل بدل دین اسواسطے آنحضرت نے ازراہ دور اندیشی زید ثابت انصاری کو حکم سیکھنے کا دیدیا اگر اسمین آپ کو کسیطرح شک و شبہ ہو تو آپ اپنے تحریر کو ملاحظہ کرلین کہ لفظ (کتاب الیھود) جو آپنے تحریر کیا ہے اوسکی معنی و شکل دونون بدل گئے۔ عداوت کہون یا کہ بی علمی کہو لیکن غرض ہر دو صادق ہین اس تحریر پر۔ اور جو تکرار حدیث کا شکل بدل لکھا ہی تو بیتہ صرف حوالہ کتاب پر اکتفا کیا اور پھر یہ تحریر آپ کی مفید مطلب نہین بہرام خانصاحب کے سوال سے کچھ تعلق نہین قولہ اور محمد صاحب کی زمانہ مین الخ اقول وہی پرانا راگ حوالہ کتاب سے عاری ہے آپ سے اسکا ثبوت و شوار ہے نہ مانو یا مدعی قندر صاحب سے پوچھ لو۔ علم توریت و انجیل آنحضرت سے انکار ہے میزان الحق مطبوعہ ۱۲۹۸ھ صفحہ ۲۰۵ قولہ جیسا روضۃ الاحباب مین لکھا ہے الخ اقول سوال سلیمان جواب بلقیس اور پھر اپنے استعداد کو غور فرماوین ثوب کی جمع ثیاب کی صورت بدل کر بیاض بنادیا اور لفظ ملیکہ کو اوڑا دیا دیکھو روضۃ الاحباب

مطبوعہ ۱۲۹۰ ہجری مطلع انوار محمدی صفحہ ۱۱۴ - یا

کہ جناب مرزا موحد صاحب کے مضمون کا عنوان عن

جابر ان عمر ابن الخطاب انی رسول اللہ صلعم

بنسخة من التوریة فقال یا رسول اللہ هذه

نسخة من التوریة فسکت فجعل یقسر وجه

رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم تتغیر فقال

ابو بکر ثکلتك الثواکل ما تری ما بوجه رسول

اللہ صلی اللہ علیه وسلم فنظر عمر الی وجه

رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فقال اعوذ باللہ

من غضب اللہ وغضب رسوله رضینا باللہ

ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا فقال رسول اللہ

صلی اللہ علیه وسلم والذی نفس محمد بیده لو بدا لکم

موسی فاتبعتموه وترکتمونی لضللتم عن سواء

السبیل ولو کان حیا وادرک نبوتی لاتبعنی

رواہ الدارمی۔ صفحہ ۲۴ مطبع احمدی دہلی ۱۲۶۷ھ

اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ آنحضرت نے توریت و انجیل کی

طرف توجہ نہین کی نہ ہا اور نہ صرف صاحب نور افشاں

کا اتہام ہے لقد کان فیما قبلکم تا آخر الحدیث ہی

آپ تصرف کرنے سے نہ چوکے فان ملک کو فارقلیط

سے تبدیل کر دیا اسمین آپ ناحق کوشش کرتے ہین

یہ تصرف تو بیبل ہی کے حصہ مین آگیا ہے۔ قولہ اب

یہ بھی حضرت عمر جو صاحب الہام ہین فرمائی الخ اقول

اسمگہ مین رد الخصم من مسلمانہ کو افضل و

بہتر جانکر پادری صاحب کو انجیل مقدس سے ساکت کرنا

ہون پولوس مقدس جو آپکے نزدیک الہامی ہین حضرت

مسیح کے خدمت بابرکت مین تحفہ لعنت گذرانتے ہین گلاتیان

۳-۱۳۔ لعنت کے معنے بتلائے جو جواب آپ انکا دینگے وہی

جواب آپ اپنے طعن کا سمجھ لیجئے اور پطرس کا تحفہ

متی ۲۶-۳۔ فقط۔

راقم وہی غریب مسلمان۔

## فصل پہلا

(بقیہ)

۶۔ اب یہ دو باتین اس انسان کے لئے ضروری اور

لابدی ہین۔ اول تو یہ انسان کامل العقل ہو تب اوسکی

شناخت کو حاصل کرے اور یہ امر محالات سے ہے دوم یہ کہ وہ خود

اپنے صفات کے نمونہ کو اوسکے روبرو پیش کرے اور یہ بھی

ممکنات سے ہے یہی ایک سبب ہے جو بعض انسانی گروہ اوسکی

پیدائش یعنے اوتار کا یا خاص کسی انسان مین حلول کرنیکا

قایل ہوے جیسے ہندو اور عیسائی مگر یہ طریقہ بھی جو بعض

انسانی گروہ نے قرار دیا ہے غلط معلوم ہوتا ہے کیونکہ

ہر ایک انسان کے نزدیک جبکہ وہ باقی اور صمد اور کامل

اور اشرف نہو تو اس انسانی جسم غیر اشرف اور فانی

اور ناکامل مین بذریعہ توالد و تناسل خواہ بذریعہ

حلول کے نہین آسکتا ہے کیونکہ یہ امر خلاف حمدیت اور

اشرافیت اور وحدانیت اوسکی ہے ہان یہ امر البتہ ہو سکتا ہے

کہ کسی ایسے انسان کو جو فی الحقیقت اوسکی صفات کا

نمونہ ہو وہ اسی انسانی گروہ مین سے مبعوث کرے کہ

جسکی اخلاقی چال اور چلن اس انسان کے لئے نمونہ ہو۔

کہ جسکا وہ نمونہ ہے یا جسنے اپنا نمونہ بنا کر اوسکو مبعوث

کیا ہے اوسیکو ہم مسلمان نبی اور رسول وغیرہ کے لقب سے

ملعب کرتے ہین۔ باقی آیندہ۔

خاکپای محققین حقیر فقیر دیپ نراین عرف ضیاء الحق۔

## تحقیقات نسبت انجیل کی کہ کس صدی سے رواج پائی ہے مع نقل اقوال محققین علماء مسیحی کی

۱۔ پادری سفرڈ صاحب Mornford ؟ ۱۸۱۵ء اپنی کتاب سوالات السوال مین جو ۱۸۳۱ء لندن مین چھپی ہے ذیل سوال دوم کی لکھتے ہین کہ یہ کتابین جن مین حضرت مسیح کو ناصری لکھا گیا تہا (اور جسکا ذکر مقدس متی نے باب ۲ نمبر ۲۳ مین لکھا ہے) نیست و نابود ہو گئے ہین اسلئے کہ جو کتابین نبیون کی اب موجود ہی کسی مین حضرت عیسے کو ناصری نہین لکھا ہے

Chrysostom's Homily

۲ کریزاسٹم صاحب اپنی ہوملی تفسیر مین لکھتے ہین کہ پیغمبرون کی بہت سی کتابین ناپید ہو گئین اسلئے کہ یہودیون نے غفلت سے بلکہ بے دینی سے بعض کتابون کو کہو دیا اور بعض کو پہاڑ ڈالا اور بعض کو جلا دیا۔

Mashiem's History Church Part-II. Ch II. p 36 Edit-1810

۳ موشیم صاحب تاریخ کلیسا مطبوعہ ۱۷۶۰ء صدی اول حصہ ۲ باب ۲ صفحہ ۳۶ مین لکھتے ہین کہ بہت سے ایسے باعث تہے جنکی سبب ابتداء زمانہ مین انجیلونکو ایک نسخہ مین جمع کرنیکی ضرورت ہوی خصوصاً اس باعث سے کہ بعد رفع ہونے حضرت عیسے کے آسمان پر اونکی زندگی اور تعلیمات کی تواریخ پُر فریب اور

کہانی آمیز ایسی لوگون سے جنکی ارادی بد نہی مگر جو جھوٹے مذہب والے اور سادہ لوح اور خدا پرست فریبون سے رغبت رکہتی تہی تصنیف ہوی تہین اور اوسکی بعد بہت سے جھوٹی بنیاد کی تحریرین جنپر پاک پیغمبرونکی نام بطور مصنفون کی درج کی گئی تہی دنیا پر فریب سے رکہی گئی تہین۔

Hornes Introduction to the Critical study of the Scriptures Vol 2 II. Part-I Chap III

۴ انٹروڈکشن ہارن صاحب کا جلد ۲ حصہ ۱ باب ۲۔ یونانی نسخے بہت کم ہین جن مین عہد عتیق اور عہد جدید دونون کی کتابین موجود ہون بہت سون مین صرف چارون انجیلین پائی جاتی ہین کیونکہ وہ نہایت کثرت سے گرجون مین پڑہی جاتی تہین اور بعض نسخون مین صرف اعمال حواریین اور کیتہلک نامی اور بعض مین اعمال اور سنٹ پال کی نامی اور چند نسخون مین مشاہدات یوحنا موجود ہین سب نسخے خصوصاً زیادہ قدیم نسخے زمانہ کی خطر یا غفلت سے ناقص ہو گئے ہین تمام نسخون مین پہلے لکہے ہوے کو مٹایا ہے اور اوسکو صحیح کیا ہے بعض جگہ خوب نہین مٹایا ہے۔ اسلئے اصلی لکہا ہوا بہی معلوم ہوتا ہے جس مقام پر نقل کرنیوالے نے صحیح کیا ہے وہ تصحیح بہ نسبت اس تصحیح کے جو بعد کو کی گئی ہے معتبر سمجہی جاتی ہے محو کرنا پہلے لکہے ہوے کا نہین تو اس طرح پر کیا ہے کہ لفظون پر لکیر کہینچدی ہے اور نہین جا کوئی صیلائی

اور اکثر جگہہ لکھنے والے نے اصفح سے نسادیا ہے اور اسکی جگہہ اور لفظ لکھدیے ہین اور اس طرح کا معمولی ایک حرف یا لفظ ہی پر موقوف نہین ہے جیسی کہ دکو ونکس نیزی سے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔

ایضاً فیہ پھر صاحب موصوف بعد گنتی کرنے ہر ایک کو ونکس سے کہتے ہین کہ عہد جدید کی وہ اصلی نسخے جنکو خود حواریون نے لکھا تہا یا ان شخصون نے کہ جن کا لکھا ان سے ملاحظہ مین گذرا مدت سے معدوم و گم ہوگئے ہین ان کی تاریخ کے باب مین ہم کسی طرح کی اطلاع نہین رکھتے مقام ونیس مین جس نسخہ کو سینٹ مارک کا اصلی انجیل بتاتے تہے وہ نسخہ رومی ترجمہ کا صرف ایک نسخہ ہے اور عہد جدید کی موجود نسخون مین سے کوئی نسخہ چوتہی صدی سے پیشتر کا نہین پایا جاسکتا اور اسکی بہت سے نسخے اس سے پچھلے زمانہ کی ہین۔

ایضاً صاحب موصوف لکھتے ہین۔ یہ بات تحقیق ہے کہ ان لوگون نے جو دیندار کہلاتے ہین ارادتاً بعض خرابیان کین جو خرابیان یا تبدیلیان اس دور اندیشی سے کی گئی ہین کہ جو مسئلہ تسلیم کیا گیا ہے اوسکو تقویت ہو یا جو اعتراض اوس مسئلہ پر ہوتا ہے وہ نہو سکے۔

تفسیر متی مسٹر ٹی جے اسکاٹ صاحب رومن چاپلین پریس الہ آباد صفحہ ۲۳ و باب نسب نامہ مسیح۔ یہودیون کی کتابون سے بعینہ نقل کیا ہوگا ایضاً صفحہ ۲۲۴۔ (یہودیون کا بادشاہ) اور کسی نے ایک سی اور کسی نے دوسرے سے نقل کیا ہوگا۔ تفسیر لوقا صاحب موصوف کی صفحہ ۶ لوک نے اور دن کی تصانیف سے انتخاب کیا ہوگا اور اسکو دیباچہ مین بطور سوال وجواب اسکے ماننے کی صرف یہی وجہ بطور تقلیدی بیان کرتی ہین کہ چونکہ اگلے کلیسیا نے مان لیا ہے اور دیگر اناجیل سے مضمون مین میل جول رکھتے ہین مگر الہامی ہونے پر زور نہین دیتے ہین اور لوک کی دوسری تصنیف کتاب اعمال حواری ہے ایو حنا باب ۱ نمبر ۳ جو کچہ ہمنے دیکہا اور سنا اوسکی خبر تمہین دیتے ہین لوک باب ۱ نمبر ۱ و ۲ و ۳ سے روایت کو دریافت کرکے لکہو۔ صاحب موصوف دیباچہ تفسیر متی مین لکھتے ہین کہ متقدمین کی گواہی سے معلوم ہوتا ہے کہ متی نے اپنی انجیل سب سے پیشتر قریب سنہ ۶۳ء مین خاصکر یہودیون کے واسطے لکہی اور انہین قائل کرنے کے لئے اور دن کی بہ نسبت زیادہ وہ اپنی باتون کو اگلے کتابون کی انتخاب سے ثابت کرتا ہے بعض قدیم مصنف کہتے ہین کہ اوسنے پہلے عبرانی زبان مین لکہا کہ وہ اس ملک کا محاورہ تہا اور اخیر کو یا تو اوسے آپ یا کسی ہم عہد نے اوسکا ترجمہ یونانی زبان مین کیا چنانچہ پی پیاس جو پولی کرپ کا رفیق تہا اور جس نے خود یوحنا کو دیکہا ہے کہتا ہے کہ متی نے عبرانی زبان مین لکہا اور ہر ایک اپنی مقدور کی موافق اسکا ترجمہ کرتا تہا اور اتہاناسی اس لکہتا ہے کہ یعقوب حذاوندی بہائی نے اوسکا ترجمہ یونانی مین کیا مگر اسکی برخلاف بعض گمان کرتے کہ متی نے پہلے یونانی زبان مین اور اخیر کو ایک ترجمہ یا مضمون عبرانی

یہودیون کے واسطے لکھا کہ جواب جاتا رہا ہے اور اس سے واقف
ہوکر بعض متقدمین کو گمان ہوا ہے کہ یہی اصل ہے حالانکہ
وہ نہین تہا عبرانیہ باب ۲ نمبر ۳ غلاتیہ باب ۱ نمبر ۶۔
انجیل متی و لوک و یوحنا و اعمال و ہر دو خطوط یوحنا
غیر الہامی ہین اور وہ بہی گم ہین جب ایسی تین انجیل
کا یہ حال ہوا باقی کو بہی اسی پر قیاس کر لینا چاہئے۔

۱ گبن اڈوارڈ کی تاریخ روم باب ۵

1 Gibbon (Edw) Hist of the Decline and Fall of the Roman empire Ch 5

۲ رینان صاحب فرانسیسی کے تاریخ مسیح۔

2 Renans Life of Jesus

اعمال باب ۱ نمبر ۶ تاریخ کلیسیا رومن چہاپہ مرزا پور صفحہ
۸۲ تاریخ کلیسیا میور صاحب صفحہ ۱۹۰ و ۲۲۰ و ۱۸۶
طلوع آفتاب صداقت چہاپہ لندن صفحہ ۱۳۸۔ ان سب
مورخون کی بالاتفاق یہی رائے ہے کہ قدیم زمانہ مین
زبانی انجیل مومنون کو معمولی ایام مین سنائی جاتی
تہی اور کتاب پر توجہ نہ تہی اسلئے کہ مومنین اس امید
مین تہے کہ مسیح خود آکر کے نبی اسرائیل مین اپنی بادشاہت
قایم کرینگے اور ان انجیلون مین سے کوئی اور
(رسولی آباؤن کی زمانہ مین) مروج نہ تہی۔
کتاب تاریخ کلیسیا کا مجموعہ رومن چہاپہ الہ آباد ۱۸۶۱ء
صفحہ ۱۴ طلوع آفتاب صداقت باب ۳ صفحہ ۹۴) دیباچہ

پادری ہیولیٹ صاحب بر کتاب آربلیس اگسٹینس
چہاپہ مرزا پور صفحہ ۱۳ شہر روم کا کتب خانہ وحشی
قوم نے یا بقولی خود مالک نے فیرنا جلوہ دیا اور یہ
بڑی مشہور آتش زدگی تہی۔ تاریخ کلیسیا کا مجموعہ
رومن صفحہ ۶۶ جعلی انجیل بنائی گئی تاریخ کلیسیا
مرزا پور جعلی کتابین تاریخ کلیسیا میور صاحب
صفحہ ۸۵ جعلی کتابین اوسوقت کی اسقوف وخادم
دین نے بناکر کے بزرگون کے نام سے مشہور کرتے
تہے (اسماء فرقہ) کیرپان تزتلیان ایونی ترائجان
مسکی ڈونائسٹ مونٹانس دوسیتی نسطورین
قدیم فرقہ تہی کہ زردشت وساسانیان و فیلسوف
وحکماء یونان سے لیکر کے جدا جدا عقاید و رسوم
مذہبی قایم کیا۔ قدیم مصنفون کی اسماء، برخلاف
کلیمنس ہرماس اگناشس پالی کرپ جسٹن شہید
اریونس۔ سلسلہ مصنفین طبقہ دوم جیرم برنگ
یوسی بیوس مورخ اریجن یوس تنیوس یہ تو سلسلہ
گواہی کی قرار دی گئی کہ بعض مصنفین کی تصانیف
کا تذکرہ تواریخ مین اس طرح پر ہے کہ یہ بزرگان اناجیل
وخطوط سے اقتباس و انتخاب کرتے تہے مگر بجز اگستین
صاحب کے کتاب قریب ۵ اسو برس کا زمانہ اوسکی تالیف
مین قرار دیا گیا ہے۔ پایا جاتا ہے اور دیگر کتب
ناپید ہین دوم دلیل جیرم رومی اسقوف الطاقیہ
کا مقابلہ و تصحیح کنندہ مختلف کوڈکس و مختلف ترجمون
کا سند پیش کرتے ہین اور اریجن کی کتاب شش مدہ
بہی ذکر کرتے ہین اقتباس کا حال یہ ہے کہ اگستین

دیگر ہم نے نام کسی حواری یا کسی کتاب کا نہین درج کیا
ہے پھر مضمون ملجانا اسطرح پر تو دیدو ژند و نصیحت نامہ
یا پند حکماء بہت کتابون سے ملجاویگا مقابلہ کرنا چیرہ دم
کا درست ہے بلکہ مجموعی مروجہ عہد جدید انہی کا
دیا ہوا سمجھا جاتا ہے مگر وہ سب تیسری صدی کا ہے ترجمون
سے اصل عبارت کی صحت نکالنا بہت مشکل کا کام ہے کیونکہ
ترجمہ مختلف المضامین ہی اوسوقت کی ترجمون سے کوئی
تشبیہ نہین ہوسکتی اسلئے کہ ترجمہ کو دکس کا ہوا تھا
اور کو دکس ہر ملک و ہر کلیسیا کا متفرق العبارت
تھا اوسکی سمجھنے کو کو دکس الکذندر این جو کہ ٹیچندرف
صاحب کا جرمن و لندن مین چھپا ہے باوجودیکہ اب
سب رسائل حواری مع خط کا ایک مجموعہ و مجلد ہوگیا
ہے آسان ہے مگر محققین مثل گریسبک جرمنی و لوتھر
وغیرہ کی کہ اصل کو لیتے ہین نکہ مجموعہ حال کو پس واسطے
دریافت کرنے حقیقت اقتباس و حقیقت کو دکس
واختلاف ترجمہ کی صرف تین کتاب جو اسوقت ماخذ
ملے ہین کافی ہین ۱ اگسٹینس ۲ ریلیس ۲ ٹیچندرف
۳ ترجمہ ولغت لیٹن ۔ ۴ ترجمہ گریسبخ ۵ ترجمہ
لوتھر ۶ ترجمہ نیو ایڈیشن ۔ جو لوگ کہ مسیح کو
ملتے ہین ان کو مسیح کا حالات تلاش کرنے سے لئے
ضروری امر ہے کہ عہد جدید لین پڑہین و غور کرین
اور قدماء کی تحقیقات سے نتیجہ اپنی دل مین نکالین
کہ حق کیا ہے و ناحق کیا ۔ اور درمیان فرقہ عیسائی
و مسلمان کی بنیاد و تکرار و رد و قدح کیا ہی اور کیون
مسلمانون مین مثل عیسائیون کے بائبل مروج نہ ہوی
بلکہ صرف روایتون پر دینی امور کا دارمدار رہا صاف
یہی بات دہونڈنے سے نکلیگی کہ تورات و انجیل موسیٰ
و داؤد و عیسیٰ و حواری کا ذکر قرآن مین آیا اور
ان انبیا کو تسلیم کرکے ان کی کتاب اپنی پاس نہین
رکھتے چونکہ مذہب اسلام ایک فرقہ بعد مسیحی مذہب کے
نکلا اور کچہ اصلاح و ترمیم و تحقیقات جدید کرکے عمدہ
باتین نکالین اور کتب انبیا مشکوک و مشتبہ ہوگئے تھے
اور سب کا دیکھنا بوجہ طوالت کے حفظ کرنا بھی محال ہے
قرآن سے حفظ کرنیکا اچھا دستور ہی کہ اگر تمام دنیا
کی قرآن جل جاوین تب بھی حافظون کی جمع کرکینی
سے ایکہی قرآن دلی کتابت سے مرتب ہوجاگا ضروری
باتین اکثر انبیا کے قرآن و احادیث مین موجود ہین ۔
بنظر تفسیر قرآن یا شرح احادیث یا استدلال و تمسک
ادلہ کلامیہ کی مسلمان کو دیکھنا بائبل کا بہت ضرور ہی
اور برعکس نہیں ہی و رباب صحت بائبل مقدس
کے ایسا ہی سمجھتا ہے اور ہر ہر آیات بائبل کو قطعی اللفظ
نہین جانتا اسیوجہ سے پیغمبر اسلام نے یہود کو جب وہ مدینہ
مین ترجمہ عبرانی تورات کا بزبان عربی درست کرکے

لائے کہا کہ لا تصدقوہ ولا تکذبوہ قولوا امنا
باللہ جب اوسمین صحیح و سقیم دونون مخلوط ہین تب
سب کو ایکدم سے نہ تصدیق کرسکتے اور نہ سب کے تکذیب
اس مرض پسندی پر میری عیسائی بھائی ناراض ہون
تو اوس سے پیشتر مناسب ہے، کہ اپنی کتابون حوالہ کو ملاحظہ
کرے اگر کچہ سہو یا غلط فہمی راقم سے سرزد ہوی ہو
تو اوسسے آگاہ کرین کہ اظہار حق سے مخالفت دور ہوکر کی

ایک ہوجاوے اس زمانہ مین بہت قسم کی انتر ذکشن کمنٹری
لایف ہسٹوری آف جیسس کرائسٹ ہر ہر فرقہ سے اکثر بلا دہند
مین ریلیجس بک سوسیٹی مین ارزان ملتی ہین اسباب مین
عیسائیون کا عظیم احسان ہے سورہ نسا پارہ ۶ وَبِكُفْرِهِمْ
وَقَوْلِهِمْ عَلَىٰ مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيمًا وَقَوْلِهِمْ إِنَّا
قَتَلْنَا الْمَسِيحَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُولَ اللَّهِ وَمَا
قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَٰكِن شُبِّهَ لَهُمْ وَإِنَّ الَّذِينَ
اخْتَلَفُوا فِيهِ لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ مَا لَهُم بِهِ مِنْ عِلْمٍ
إِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينًا بَل رَّفَعَهُ اللَّهُ
إِلَيْهِ۔ سورہ آل عمران پارہ ۳ إِذْ قَالَ اللَّهُ
يَا عِيسَىٰ إِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ
مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا۔ استثنا باب ۱۸ نمبر ۱۸ سے
۲۰ تک اعمال باب ۳ نمبر ۲۲ و ۲۳ غلاطیہ باب ۳
نمبر ۱۳ استثنا باب ۲۱ نمبر ۲۳ یہودی و عیسائی مین
جو اوسوقت تکرار تہا اوسیکا ان آیات مین ایک فیصلہ
ہے یعنے یہودی یہ کہتے ہے کہ حضرت مسیح نبی برحق
نتہے اسلئے حسب شہادت موسیٰ کتاب استثنا ۱۸ باب
۲۰ کی جب وہ نبی برحق نتہے تو قتل نہین ہوتے کیونکہ
اوسی آیت مین لکہا ہے کہ جہوٹا نبی قتل کیا جاویگا
پس قتل ہونا اوسکا دلیل ہے استثنا کی کہ خدا نے
نہین بہیجا تہا ورنہ حسب بشارت موسیٰ کے قتل نہ ہوتے
اور پہر استثنا باب ۲۱ مین مندرج ہے کہ جو لکڑی
پر لٹکایا جاتا ہے وہ ملعون ہے پس بوجہ اقرار صلیب
ہونے مسیح کے زیادہ تر قوی دلیل بطلان نبوت
مسیح کی ان کو ہاتہ نہ لگی یہودی شروع سے آجتک
کہتے ہین کہ ہمنے مسیح کو مار ڈالا اور عیسائیون نے اس
مسئلہ صلیب اور پہر زندہ ہونے سے کفارہ ہونیکا ایک
نیا مسئلہ بنالیا تو اوسوقت جب ایک شخص نے دعوی
نبوت کا کیا تو ضرور اسکا تصفیہ کرنا پڑا لہذا قرآن نے
صرف اسیقدر جواب دیا کہ یہودی جہوٹے ہین کہ ہرگز
اونہون نے نہین قتل کیا بلکہ ان کو مسئلہ کا اسطور پر
استدلال کرنے مین شبہ لاحق ہوگیا اسباب سے عیسائیون
کو بہی انکار نہین ہوسکتا تاریخ کلیسیا میور صاحب صفحہ ۹
ترجمہ لایف آف جیسس کرائسٹ بزبان یونانی
متی باب ۲۶ نمبر ۵۹ سے ۶۸ و ایضاً باب ۲۷ نمبر ۲
و ۲۶ یعنے پلاطوس جو کہ حاکم از طرف قیصر روم تہا
وہ قتل پر راضی نہ تہا تب یہودیون نے ایک بغاوت
کا مقدمہ مسیح پر یہ قایم کیا کہ یہ اپنی تئین یہودیون
کا بادشاہ قرار دیتا ہے اگر تم نہ مارو گے تو حاکم
تمسے ناراض ہوگا تب وہ لاچار ہوگیا اسباب مین چند
قول ہے رسالہ دین کی تحقیق صفحہ ۸۸ مین ہے کہ شہر
ناحدث کے عیسائی کہتے ہے کہ مسیح کے عوض مین ایک
شخص شبیہ بنکر مصلوب ہوا رسالہ مسیح ابن اللہ
صفحہ ۱۶ مین ہے کہ ایک فرقہ کا قول ہے کہ شمعون کوئی
مصلوب ہوا مسلمانون کی تفسیرون مین وہب ابن
وہب نصرانی نومسلم کی روایت ہے کہ وہ اپنی مذہبی
کتاب سے روایت کرتا ہے پیغمبر اسلام کا اسباب
مین کوئی خاص قول نہین ہے جب مسلمانون کو ضرورت
تفاسیر بنانیکی پڑی اور اوسوقت مین جو نصرانی ہو
ان کے اقوال نقل کئے چنانچہ رسالہ نخبۃ الکفر ورد

مصنوعہ ملا علی قاری میں روایات کتاب اسرائیلیات
اہل کتاب سے ترجمہ لینے کا حال لکھا ہے اور محدثین اسلام
ایسے اقوال پر چندان وثوق نہین رکھتے پراٹسٹنٹ
میتھوڈسٹ پریسبیٹرین وباپٹسٹ فرقہ تو نہی
ہین بلکہ شاید کوئی چرچ رومن کیتھولک وغیرہ
ہون پس عیسائیون کا مسلمانون پر اعتراض تو بیکار
ہے اپنی اگلی عیسائیون پر اعتراض کرین یونی تارینین
چرچ کی اسباب مین یہ رائے ہے کہ مسیح بطور معمولی انسان
کی جسطرح سب مرتے ہین مرگئے اسلئے کہ روز صلیب
یہودیون کی عید کا روز تہا بنابر زیادہ توجہ نہ کیا
قلیل سا اہتمام صلیب کا ہوا سب شہر کی گہبرائی ہوئی
اپنی اپنی پنتی کو گئے وہی سبت کی فکر مین مصروف
تہے اسلئے صلیب پر جب چڑہایا مسیح ایک نازک آدمی
تہا ایسی غشی غالب ہوی کہ مردہ معلوم ہوی اور
کتب تواریخ سے ثابت ہے کہ ایسا آدمی بعد صلیب کے
دو چار پانچ چہ روز تک زندہ رہے ہین بعدہ وہ
اپنی موت سے مرگئے اور صلیب پر نہ مرے اور یہ بات
کہ اوسوقت اندہیرا چہا گیا تہا کہتے ہین کہ اوسوقت
آفتاب مین گہن لگ گیا تہا اور ارواح پاک حضرت
مسیح کی جسطرح پر سب مردون کی روح خدا کی پاس
جاتی ہے۔ اسطرح پر خدا نے اپنی پاک رسول کو یہود
دشمن کی ہات سے نجات دیا جیسا کہ کوئی آدمی
بیمار مدت سے ہوا وسے جاتو بولے کا محاورہ ہے کہ خدا
نے اٹہا لیا ایسے شخص کا اٹہہ جانا اچہا ہے کہ تکلیف سے
خلصی ہوگئی۔ عبارت مین اعمال باب ۳ و استثنا

باب ۱۸ کی اختلاف ہی توراۃ بہی سچی و انجیل بہی سچی
پہر اختلاف کیون ہے ضرور ایک مین غلطی ہے اور حواری
کا استدلال کرنا اس آیت سے نہ بقول مسیح ہے اور
نہ بتائید الہام روح القدس سے ہے بلکہ مثل اجتہادی مجتہدین
کی سمجہا جائیگا کہ خلاف و صواب دونون پر مشتمل ہے
اور اسی صلیب ہونے سے عیسائی گناہ کا کفارہ بتلاتی ہین
مصلوب کی ہڈیون کی جوڑون کو بہی توڑ ڈالتے
تہے مگر بقول اناجیل اربعہ و چرچ ہسٹوری مسیح کی کسی
عضو کو نہ توڑا رسالہ اعتقاد نامہ چہاپہ امرتسر مشن
لکھنو و تفصیل الکلام چہاپہ گجرات مین مندرج ہے کہ اگر
گنہگار عیسائی سزا اپنی گناہ کی پاویگا اور جہنم کی آگ
مین جلیگا پس کفارہ ہونے کا فائدہ کچہ معلوم نہ ہوا
یونی تارینین و فرنڈ چرچ والی کفارہ کی منکر ہین جسکا
دل چاہے کتاب انیس صاحب کے چہاپہ امریکہ ملاحظہ
کرلے پہر اوسکے بعد مسلمانون پر اعتراض کرے جب ایک
عیسائی دوسرے عیسائی کا گناہ کرتا ہے اور ظالم عیسائی
کی مسیح مددگار رہون بے انصافی ہے قرآن کی یہی بعض
مفسرین کی یہی رائے ہے کہ مسیح مرگئے۔

(مسئلہ مسیح کا زندہ ہوجانا) مسیح کے زندہ ہونے
کا حال متی مارک لوک یوحنا مین مندرج ہے مگر اسباب
مین چند امور غور طلب ہے اول یہ کہ گواہی مریم مجدلیہ
کی معتبر ہوگی یا کہ نہین کیونکہ مورخین نے اس عورت
کو مجنونہ لکہا ہے اور حواری اور شاگرد و رفیق
حواری را قہان اناجیل اربعہ کا کہنا کہ مسیح کو دیکہا
مگر یہ بات کچہ صاف طور پر نہین ہے کہ آیا یہ خواب

منشور محمدی نمبر ۱۰ جلد ۱۱ ۔ ۔ ۔

ہونے سے انکار محض کرتے ہین اور یہ بھی کہتے ہین
کہ مسیح کی یہ عام تعلیم تہی کہ اپنے مریدون کے
حق مین روحانی زندگانی کا مژدہ دیتی تہی تب
خلاف اسکے جسمانی زندہ ہونا کیونکر ہو سکتا ہے
بیان بالا سے واضح ہوا و پایہ ثبوت کو پہونچا
تب عیسائیون کا یہ دعوی کہ بقوت الوہیت
تیسرے روز جسمانی طور پر زندہ ہوا اور کتاب
اعمال مین بہت جگہہ پر لکہا ہے کہ بہت لوگون نے
بار بار دیکہا اور یہ دیکہنا بعد زمانہ معہود سے
ہے اور اہل علم یہ بھی کہتے ہین کہ جسمانی زندگانی
والا انسان زمین پر رہتا ہے آسمان پر صرف
روحانی سلطنت مین رہتا ہے یہ بات خلاف تجربہ
تاریخی و نیچرل لاؤ کی ہے اسلئے کہ جسم کو احتیاج
اکل و شرب بول و براز کی ہے و آسمان پر خدا
نے اسباب کا انتظام ہی نہین مقرر کیا پس خلاف
اصول و قواعد مقررہ الٰہی کے خاص مسیح کے لئے
نیا قانون کس طرح چہر انسان جسمانی کا رہنا قرار
پاویگا ہم صاف دیکہتے ہین کہ مسیح دنیا مین بعالم
حیات جسمانی اوسی قانون الٰہی کی پابند تہی
جسکے سب بشر محتاج ہین کوئی خصوصیت جدید نہین
پائی گئی ہان اگر دنیا مین کسی وجہ سے ان کے
لئے قاعدہ الٰہی ٹوٹ جاتا تب جسم آسمان پر
زندہ ہو کر پس از موت جانا ہم تسلیم کر لیتے یونی
شیرین بہی بالاتفاق روحانی زندہ ہونا بیان
کرتے ہین اعمال باب ۷ نمبر ۵۵۔

جناب پادری عماد الدین صاحب نے رسالہ تعلیم محمدی
مین لکہتے ہین کہ قرآن مین دو جہوت ہے اول یاجوج
ماجوج سورۂ مریم مین دوم سورۂ تحریم مین
مریم بنت عمران پس اسی وجہ سے ہمنے اسلام کو
چہوڑ دیا۔ جواب اوسکا یہ ہے کہ پادری
صاحب تو ہر دعوی پر اپنی اکثر مسلمانون کی تفسیرین
نقل کیا کرتے تہے مگر اسجا کچہہ بہی پیش نہ کیا تفسیرون
مین یہ لکہا ہے کہ ہارون نیک مرد تہے اور مریم بہی
مزید برآں ہیں اسوجہ سے تشبیہا و تمثیلا کہا ہے
اور یہ تو عام محاورہ بولنے کا ہے بدکو اخوان الشیاطین
اور نیک کو اخوان المومنین و فرشتہ و معصوم ہی
کہتے ہین حقیقی معنے مراد نہین ہے چنانچہ ہم مذہب کو
بہائی بہین دینی بولتے ہین اور پولوس نے تو بارہا
استعمال کیا ہے اکرنتہی باب ۱۶ نمبر ۵ و ۱۹ نمبر ۲۰
و نمبر ۳۴ و ۱۵ اور عمران کی وجہ یہ ہے کہ در باب
حضرت مریم و ہارون موسی و میان موسی و مسیح
لیکنوع کی مشابہت ہے رسالہ شریف نسبتین پادری
رجب علی صاحب چہاپہ مشن لکہنو صفحہ ۱۲ پہلی نسبت
موسی کی پیدائش پر بہت سے لڑکے مصر مین فرعون
نے ہلاک کرائے خروج ۱ و ۲ باب ایسا ہی یسوع
کی ظہور کے وقت یروشلم مین بیشمار لڑکون کو ہیرودیس
نے مروا دیا متی ۲ باب۔ تاریخ کلیسیا میور صاحب
صفحہ ۳ یہودیہ کے بادشاہ ہیرود نے جب یہ سنا حد
غضب مین آکر حکم دیا کہ بیت اللحم کی سب لڑکے قتل
کئے جاوین لیکن یوسف کو اوسکی پہلی ہی خدا کی طرف

سے خبر ہوگئی تہی وہ جیسے اور اوسکی مان کو لیکر مصر
کو چلا گیا۔ اور یہ ہی بولنے کا محاورہ ہے ابناء الدنیا
ابناء الشیطان ایوحنا باب ۳ نمبر ۹ اس سے خدا کی
فرزند اور شیطان کی فرزند ظاہر ہین۔ اب فرض
کرو کہ مین جہوٹہا اور پادریصاحب سچے مگر جب مسلمان
مین صدہا تفاسیر اور تواریخ واحادیث ہے تب کسی
مین تو موافق رای پادری صاحب کے ہوتا اور کسی مسلمان
کا نعوذ باللہ یہ اعتقاد ہے کہ مریم بتول دختر عمران
وخواہر ہارون ہین اگر لفظی معنے پر اعتراض ہے تو
انجیل مین مسیح پسر داؤد وپسر ابراہیم لکہا ہے یہ بہی
بمعنی حقیقی مراد لینا چاہئے۔

اکثر پادریون نے اعتراض کیا ہے کہ سورہ نحل ومن
الاعناب والنخیل تتخذون منہ سکرا ورزقا
حسنا۔ شراب مسلمان مین حلال وپاک ہے جو اب
مین قبول کرتا ہون کہ مفسرون نے سکرا بمعنی نشہ
کی لکہا ہے مگر پہر اوس سے سرکہ بنانا جو لکہا ہے اوسکو
پادری صاحب ہضم کرگئے تفسیر مین یہ تو کہین نہین
ہے کہ صحابہ پیتے تہے یا حلت مین کوئی حکم پیغمبر نے
دیا ہان ایت لا تقربوا الصلوٰۃ وانتم سکاری
مین عبدالرحمان بن عوف کا پینے نشہ کا لکہا ہے مگر یہ
فعل براہ لاعلمی تہا وہ نہین جانتے تہے اوسوقت
تک حرمت کو پس لاعلمی مین اگر کوئی زہر کہا جاوے
تو عاقل اعتراض نہین کرسکتا اور سکرا مین اصل حق
یہ ہے کہ قاریون نے سکرا وسکرا دونون پڑہا
ہے اور سکر کو فارسی مین شکر کہتے ہین چنانچہ مخزن الادویہ

اسپر شاہد ہے اور عرب کا رواج بہی معمول ہے کہ انگور و
کہجور کا رس نکالتے ہین اور مثل شہد کے روٹی
ڈبوکر کہاتی ہین خدا احساناً اہل عرب جو بت پرست
تہے خطاب کرتا ہے کہ کیسی تمکو نعمت عطا کی ہے۔
جس طرح پر بنی اسرائیل سے کہا گیا کہ وہ شہر تمکو دونگا
جہان شیر وشہد بہتے ہین خروج باب ۳ نمبر ۸ ایضاً
باب ۱۳ نمبر ۵ ایضاً باب ۳۳ نمبر ۳ گنتی باب
۱۳ نمبر ۲۷ استثناء باب ۲۶ نمبر ۹ شام یعنی ایشیا
کوچک جسمین کنعان ہے درباب باغ ونخلستان و
کوہستان ومیوہ کی بہت شباہت رکہتا ہے اور
پادری صاحب اسکو بہول گئی متی باب ۲۶ نمبر ۲۹
کہ مسیح نے درباب شیرہ انگور سے کہا نیکو کہا کہ جسکو
تمام عیسائی عشاء ربانی مشراب سے کیا کرتے ہین
گویا مسیح کا عرس دیوث قرار دیا ہے ہندو بہی
سلونو دیوالی چہٹ جیتا گیا کا سرادہ پنڈا کرتے
ہین تو اس فعل مین کیا مسیح نے بت پرستون کی
عبادت کی شباہت تعلیم کی عیسائی انصاف ہندو سے
کسی طرح پر اعتراض نہین کرسکتے ہین اکرتہی باب ۶
نمبر ۲۱ مین تو شراب حرام ہے مگر کیا خوب دوست
مسیح کے ہین کہ مسیح پر تہمت دیگر شراب سے عرس کرنا
اپنی حظ نفس وخواہش نفسانی کے لئے انجیل کو ہی
بیوقار کردیا بعض مفسرین مسیحی کی رائے ہے کہ
اوسجگہ انگور کا رس مراد ہے شراب مسیح نے تا دم مرگ
نپیہا۔ اور شراب کی مذمت بائبل مین بکثرت ہے
جسکا دل چاہے کنکارڈنس سے نکالکر دیکہہ لیوے۔ باقی آیندہ

مطبع سحر الاسلام واقع بنگلور مین محمد شریف کے اہتمام سے چہپا۔